REGD No. L. 5257

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۸/۱۳ ۴ احسان ۱۳۳۸ھش ۴ جون ۱۹۵۹ء نمبر ۱۳۱

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت یابی کے لئے

خاص دعا کی تحریک

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق آج بھی لاہور سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"آج صبح عام طبیعت بفضلہ بہتر ہے۔ نقرس میں بھی کمی ہے مگر پاؤں پر ابھی کچھ سوجن باقی ہے"۔

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳ رجون۔ کل دن بھر حضرت اقدس کی طبیعت عام طور پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ نقرس کی ایک دوائی کی وجہ سے کل دوپہر کے وقت دو دفعہ اسہال ہوگئے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت پر کوئی مضعف اثر نہیں پڑا۔ نقرس کی تکلیف میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کمی ہے۔ رات نیند اچھی آگئی۔ آج صبح عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ نقرس میں بھی کمی ہے۔ مگر ابھی پاؤں پر کچھ سوجن باقی ہے۔

احباب جماعت حضرت اقدس کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے نو بجے صبح۔ ربوہ ۳ رجون ۱۹۵۹ء

مبلغین مشرقی افریقہ کی تشریف آوری

اہل ربوہ کی طرف سے پر جوش خیر مقدم

ربوہ ۳ رجون۔ مبلغین مشرقی افریقہ مکرم مولوی بشیر الدین صاحب اور مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر مشرقی افریقہ میں کئی سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے جو مجاہدین اسلام کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ نہایت پر جوش طریق سے ان کا خیر مقدم کیا۔ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے مشرقی افریقہ کے جملہ طلباء بھی ان کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرکز سلسلہ میں ان کی مراجعت کو مبارک کرے۔ اور پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق بخشے آمین۔

انڈونیشیا کے لئے امریکی امداد

واشنگٹن ۲ رجون۔ حکومت امریکہ نے انڈونیشیا سے ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کے تحت امریکہ انڈونیشیا کے لئے چار کروڑ ڈالر کی فاضل زرعی اشیا فراہم کرے گا۔

عراق نے امریکہ سے اپنے معاہدے منسوخ کر دیئے

معاہدوں کی تنسیخ کے باوجود امریکہ کے ساتھ تعلقات خوشگوار رہیں گے

بغداد ۳ رجون۔ ایک اعلیٰ عراقی افسر نے بغداد ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا ہے کہ عراق نے امریکہ سے تین معاہدے منسوخ کر دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک معاہدہ فوجی امداد کا معاہدہ تھا۔ اس پر ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء کو دستخط ہوئے تھے۔ دوسرا معاہدہ اقتصادی امداد کا تھا۔ جو صدر آئزن ہاور کے مشرقی وسطیٰ کے منصوبے کے سلسلہ میں کیا گیا تھا۔ تیسرا معاہدہ بعض خاص اشیاء کی فراہمی کے بارے میں تھا۔

عراقی افسر نے کہا کہ ان معاہدوں کی وجہ سے امریکہ کو عراق کے داخلی معاملات میں مداخلت کا موقعہ ملتا تھا۔ دریں اثناء امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ عراق نے فوجی امداد کے معاہدے سے الگ ہونے کی اطلاع امریکہ کو دے دی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اس معاہدے سے عراق کی علیحدگی کے باوجود عراق سے امریکہ کے تعلقات خوش گوار رہیں گے۔

عراقیوں کو فرانس جانے کی ممانعت

بغداد ۳ رجون۔ حکومت عراق نے آج ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے تحت عراقی باشندوں کو فرانس جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ عراق اور فرانس کے درمیان سفارتی*

جنرل بزری نے عراق میں پناہ لے لی

بغداد ۳ رجون۔ بغداد ریڈیو کے اعلان کے مطابق شام کے سابق چیف آف سٹاف جنرل بزری نے عراق میں سیاسی پناہ لے لی ہے۔ جنرل بزری کو شام اور مصر کے متحد ہو جانے کے بعد صدر ناصر نے چیف آف سٹاف کے عہدے سے الگ کر دیا تھا۔ آج کل وہ یورپ میں ہیں۔

* اقتصادی اور ثقافتی روابط منقطع ہیں لیکن ابھی عراق کے تیل میں فرانس کا ۵۵ فیصد حصہ موجود ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۴ جون ۱۹۵۹ء

اللہ تعالیٰ پر طنز اور انسانیت

(۲)

آج اگر دنیا بچہ خود چین اور روس اپنے ہاتھوں سے آپ تباہ ہونے سے بچے ہوئے ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک دنیا میں وہ اخلاق اثر انداز ہے جو مذہب نے انسانی طبیعت میں صدیوں کی کوشش سے رچا دیا ہوا ہے جو غیر محسوس طور پر اپنا کام کر رہا ہے۔ جب یہ اثر صفر ہو جائے گا۔ اور خالص الحاد دنیا پر غالب آجائے گا۔ قبل اس کے کہ شاعر صاحب کا پیغام اثر انداز ہو دنیا ہی ختم ہو چکے گی۔ دو سو سال تو بہت زیادہ ہیں! دو سال بھی نہیں لگیں گے۔ بلکہ دو دن بھی نہیں گزرینگے بلکہ بہت ممکن ہے کہ دو منٹ کے اندر ہی اندر دنیا کا کام تمام ہو جائے۔ جس دن چین اور روس کے لوگ خاص الحاد کے جھنڈے تلے آگئے۔ اسی دن ان کا صفایا ہو جائے گا۔

باقی اگر یہ کہا جائے کہ مذہب کی وجہ سے بھی تو دنیا میں خون ریزی ہوئی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خون ریزی مذہب کی وجہ سے کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ مذہب سے گریز کی وجہ سے ہوتی رہی ہے۔ کوئی مذہب ناحق خون ریزی نہیں سکھاتا۔ اگر کوئی مذہب کے نام پر خون ریزی کرتا ہے۔ تو وہ مذہب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے زیادہ سے زیادہ اس کو مغالطہ خوردہ کہا جائے گا۔ بے شک بعض وقت صحیح مذہبی لوگوں نے بھی اپنے بچاؤ کے لئے تلوار اٹھائی ہے۔ لیکن اس کو خون ریزی کہنا ظلم ہے خود حفاظتی ہر بشر کا پیدائشی حق ہے۔ اسلام نے اس معاملہ کو صاف کر دیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر پھر بھی زیادتی نہ کرو۔ اگر ذرا بھی زیادتی کرو گے تو اس کے متعلق باز پرس ہوگی ؛

الغرض دنیا میں جتنی بھی خون ریزی ہوئی ہے لامذہبوں نے کی ہے۔ حقیقی مذہبی لوگوں نے کبھی اپنے ہاتھ دوسرے کے خون ناحق سے آلودہ نہیں کئے۔ خون ریزی ہمیشہ بلا استثناء ملحدوں یا غلط کار مذہبی لوگوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ جس کا مذہب ذمہ دار نہیں۔ یہ لامذہبی ہی ہے جو دوسروں کے اعتراضات کو برداشت نہیں کرتی۔ کیونکہ لامذہبی کا مزعومہ نسلی، مادی یا لونی برتری کی وجہ سے فرعون بن جاتے ہیں۔ اگر بعض لوگوں نے غلط مذہب یا مذہب کے نام سے خرابیاں کی ہیں۔ تو اس میں کوئی قصور نہیں۔

مذہب ہر ایک کو اپنے خیالات ظاہر کرنے کا حق دیتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ایسی بات جو اس کے نزدیک غلط ہو اس پر اعتراض کرنے کا اپنا حق سلب کر لیتا ہے البتہ صرف لامذہب لوگ ہی جن کا انحصار نرا اپنی عقل پر ہوتا ہے۔ دوسرے کے اعتراض پر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ اپنی محدود عقل سے انہوں نے سوچا ہے۔ بس وہی حق ہے۔ حالانکہ دوسرے عقلمند بھی اپنے متعلق یہی زعم رکھتے ہیں۔ اور اس طرح دنیا میں فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے

اگر مولانا عبدالماجد صاحب نے شاعر صاحب کی ملحدانہ رباعیوں پر اعتراض کیا ہے تو یہ ان کا پیدائشی حق ہے۔ جو الحاد نہیں بلکہ صرف مذہب ہر انسان کو دیتا ہے۔ آخر انہیں شاعر صاحب کے پیغام کا جو دو سو سال کے بعد اثر انداز ہونے والا ہے۔ آج ہی قلع قمع کرنے کا کیوں حق نہیں ہے؟ اقبال نے جو اپنے شعر میں کھلواڑوں کو جلانے کا ذکر کیا ہے۔ وہ ہرگز کمیونزم کے نقطہ نظر سے نہیں کیا۔ بلکہ مساوات کے اسلامی اصول کو صرف شاعرانہ انداز سے بیان کیا ہے۔

یہ دراصل ان لوگوں کو انتباہ ہے جو اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر اکتناز وغیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور دولت پر سانپ بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو اسلام کی اس تعلیم کی نفی کرتے ہیں۔ کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی اجرت ادا کرو۔ اور اپنا فالتو مال فی سبیل اللہ خرچ کرو۔ اقبال کی ذہنیت کے ماحول میں یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن یہ شاعر صاحب جو اپنی عقل کے جال میں گرفتار ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے متعلق طنزیہ باتیں کہتے ہیں تو ان سے فرعونیت کی بو آتی ہے ان کی ذہنیت صرف کمیونزم کی غلامی کا نتیجہ ہے۔ خدا پرستوں کو ان کے خیالات کی تردید کا ویسا ہی حق ہے۔ جیسا کہ ان کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق ہے۔

ہمیں کسی کی ذات یا ذاتی خیالات پر اعتراض نہیں۔ اگر کوئی دین سے گرتا ہے تو اس کی ذات اس کی ذمہ وار ہے۔ اور اگر کوئی الحاد اختیار کرتا ہے۔ تو اس سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن یہ امر ہر سوسائٹی میں کریہہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور کوئی حکومت بھی اس کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ دوسروں کے عقائد کا مذاق اڑایا جائے یہ پرلے درجہ کی بدتہذیبی ہے۔ اتنی بدتہذیبی سوا دوسرے کسی نے اختیار نہیں کی۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کے وجود کو نہیں مان سکتا تو نہ مانے لیکن اس کو اللہ تعالیٰ پر طنز جائز یا اس کا مذاق اڑانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ چاہیئے تھا کہ یہ ہفت روزہ شاعر صاحب کو اپنے رویہ سے باز رہنے کی ہدایت کرتا کسی چھوٹے اور منافق مذہبی آدمی کا مذاق اڑانا اور بات ہے لیکن خود اللہ تعالیٰ پر طنز باندھنا دوسری بات ہے۔ پہلی بات شخصی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن دوسری بات تمام خدا پرستوں کی دلآزاری ہے۔ اس سے انسانیت کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر یہی انسانیت ہے جو شاعر صاحب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو نہ جانے غیر انسانیت کس کا نام ہے۔

ہماری غرض صرف اصلاح ہے۔ کسی شخص کی ذات سے غرض نہیں۔ پھر الحاد خواہ کمیونزم کے رنگ میں ہو یا مغربی سرمایہ داری کے رنگ میں۔ ہمارے نزدیک دونوں لحاظ سے ہمارے لئے تباہ کن ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب خود مغرب بھی جس نے اس زمانہ میں دنیا میں الحاد پھیلایا ہے۔ آج مذہب کی جانب آرہا ہے یعنی انسانیت کی جانب۔

ہمیں توقع ہے کہ یہ ہفت روزہ اپنے دوست شاعر کی توجہ اس طرف مبذول فرمائے گا کہ اللہ تعالیٰ پر طنز انسانیت کے منافی فعل ہے۔ اور جس انسانیت کی چوٹی پر وہ دو سو سال کے بعد پہنچنا چاہتے ہیں۔ انسان اس پر کئی بار چڑھا ہے۔ یہاں اس عذر کی بھی وضاحت کر دینی چاہیئے کہ شاعر صاحب نے خدا تعالیٰ پر طنز نہیں کیا۔ بلکہ بعض مذہبی لوگوں کے تصور خدا تعالیٰ پر طنز کیا ہے۔ اس کا جواب ہم شروع ہی میں دے چکے ہیں۔ دوسروں کے عقائد کا مذاق اڑانا اخلاقاً، مذہباً گناہ اور قانوناً جرم ہے۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ بت پرستوں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو پھر جن تصورات کا مذاق اس شاعر نے اڑایا ہے وہ قرآن مجید اور بائیبل کے مسلمہ تصورات ہیں۔ اور دیکھا جائے تو دیگر خدا پرستوں کے تصورات بھی ان سے ملتے جلتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شاعر صاحب نے نعوذ باللہ صرف خدا تعالیٰ کا مذاق نہیں اڑایا۔ بلکہ قرآن مجید اور بائیبل اور دیگر خدا پرستوں کے تصورات کا بھی مذاق اڑایا ہے۔ محض کسی شخص کو "مذہبی مجاور" کہنے سے شاعر کے گستاخانہ الفاظ کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ ہمیں یہ یقین نہیں کہ شاعر صاحب یا ہفت روزہ کے مدیر اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں۔ اس لئے ایسا تمسخر اور بھی معیوب ہے ؛

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایر آرٹس۔ پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کلاسز کا داخلہ بروز جمعرات ۱۱ جون ۱۹۵۹ء سے شروع ہوگا۔ ۲۵ ٪ سے اوپر نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کو پوری فیس کی رعائت ہے۔ بشرطیکہ کوئی اور وظیفہ نہ حاصل کیا ہو۔ فارم داخلہ کے ہمراہ پرووژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹس (اصل کاپی) پیش کئے جائیں انٹرویو کا وقت ۹ بجے سے بارہ بجے تک ہوا کرے گا۔

پراسپکٹس اور فارم دفتر کالج سے حاصل فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں مکرم راجہ تاج الدین صاحب (ابن مکرم صوفی نبی بخش صاحب مرحوم جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے) بقضائے الٰہی مورخہ ۱۶/۵/۵۹ کو چک ۲/۱۰.R.A براستہ ریناله خورد ضلع منٹگمری میں بعمر ۸۷ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب راجہ صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ؛

خاکسار:۔ عبدالقدیر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاق حسنہ

(از محترمہ حسین بی بی صاحبہ بنت مکرم میر حسن دین صاحب مرحوم سیالکوٹ)

میرے والد محترم میاں حسن دین صاحب مرحوم خدا کے فضل سے بڑے نیک، صالح اور ملہم تھے۔ خدا تعالےٰ سے ان کا خاص تعلق تھا۔ انہیں اکثر رؤیائے صادقہ اور الہام ہوتے تھے۔ خدا تعالےٰ کے سچے عاشق اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاں نثار خادم تھے۔ جب کبھی دو چار دن کی رخصت ملتی ضرور راولپنڈی سے قادیان چلے جاتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے والد صاحب قادیان گئے ہوئے تھے۔ سخت گرمی کے ایام تھے۔ کئی روز سے بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک دن سخت گرمی تھی۔ بوقت دوپہر حضور اقدسؑ تشریف لے آئے مہمان خانہ میں۔ میرے والد صاحب بیٹھے ہوئے تھے فوراً کھڑے ہو گئے۔

حضورؑ نے فرمایا کہ میاں حسن الدین صاحب آج تو سخت گرمی ہے۔ اباجان نے عرض کی کہ حضور واقعی آج تو سخت گرمی پڑ رہی ہے آج برف میسر ہو تو خوب شربت پئیں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ آؤ دعا کریں۔ خدا تعالیٰ کے آگے کوئی بعید بات ہے وہ برف بھیجد یگا۔ یہ فرما کر حضورؑ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا لئے میرے والد صاحب بھی دعا میں شریک ہو گئے۔ بعد دعا حضورؑ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور والد صاحب بھی کہیں باہر چلے گئے۔

اس وقت قادیان ایک نہایت معمولی گاؤں تھا وہاں برف کہاں۔ جب عصر کا وقت ہوا تو ایک یکہ والا بہت سی برف بٹالہ سے لے کر آ گیا۔ کسی خادم نے آ کر حضور اقدسؑ کو خبر دی کہ حضور بہت سی برف آئی ہے حضور اقدسؑ بڑے خوش ہوئے اور فرمایا کہ اچھا بہت سا شربت کورے مٹکوں میں بناؤ تاکہ سب احباب پئیں۔ مہمان خانہ میں شربت بنایا گیا۔ اطلاع دی گئی کہ حضور شربت تیار ہو گیا ہے۔ حضور اقدسؑ تشریف لائے اور سب احباب بھی آ گئے تو شربت کا دور چلنے لگا۔ معاً حضور کا چہرہ کچھ متغیر ہو گیا۔ سب حیران ہوئے کہ کیا معاملہ ہے۔

حضور پُر نورؑ بڑی حیرت اور افسوس سے فرمایا کہ جن کی بدولت آج یہ شربت ملا ہے وہ تو آئے ہی نہیں۔ جلدی جاؤ۔ میاں حسن الدین صاحب کو کہیں سے ڈھونڈ کر لاؤ۔ سب احباب حیران ہو گئے کہ حضور اقدسؑ کس قدر اپنے غلاموں کا احساس رکھتے ہیں۔ اور وہ شخص بھی کتنا خوش نصیب ہے۔

جب اباجان آئے تو حضورؑ نے جلدی سے اُٹھ کر اباجان کا ہاتھ بڑی شفقت سے پکڑ کر فرمایا۔ کہ آئیے آپ کی بدولت آج یہ شربت ملا۔ پہلے آپ پئیں پھر ہم پئیں گے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ کیا ہی کریمانہ اخلاق تھے۔ خدا تعالےٰ کے ماموروں کے ہی ایسے اخلاق ہوتے ہیں۔

ایک دفعہ میرے والد صاحب قادیان گئے ہوئے تھے۔ ایک دن حضور اقدسؑ نے فرمایا کہ عمارت کے لئے کچھ لکڑی کی ضرورت ہے۔ آپ چونکہ اس کام کے ماہر ہیں اس لئے لکڑی بٹالہ سے لا دیں۔ اباجان نے کہا کہ حضور بہت اچھا۔ دوسرے دن اباجان لکڑی لینے چلے گئے اور بڑی دیکھ بھال کر لکڑی لے آئے۔ جب لکڑی چروائی گئی تو اندر سے وہ کچھ خراب نکلی۔ اباجان بہت خوف زدہ ہوئے کہ حضورؑ ناراض ہوں گے خیر اب کیا ہو سکتا تھا۔ جب حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے (جو حضرت اماں جانؓ کے والد بزرگوار تھے) نے لکڑی دیکھی تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

جب اباجان حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت اقدسؑ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ میاں حسن الدین صاحب میر صاحب فرماتے ہیں کہ لکڑی بڑی خراب نکلی ہے کسی کام کی نہیں ہے۔ اباجان نے عرض کی کہ حضور میں نے تو اپنی طرف سے لکڑی بڑی سوچ سمجھ کر اور اچھی طرح دیکھ بھال کر لی تھی مگر وہ اندر سے کچھ کھوکھلی سی نکل آئی ہے حضور اصل بات یہ ہے کہ لکڑی اور ککھڑی کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ بعض وقت تربوزے کیسے اچھے نظر آتے ہیں مگر اندر سے بڑے خراب نکل آتے ہیں۔ یہی حال لکڑی کا بھی ہے۔ اس لئے یہ مثل مشہور ہے۔ کہ لکڑی اور ککھڑی کا کیا اعتبار ہے۔

یہ مثل سن کر حضور پُر نورؑ کا چہرہ مبارک خوشی سے معمور ہو گیا۔ آپ بار بار فرماتے کہ میر صاحب یہ ٹھیک ہے ککھڑی اور لکڑی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

قبولیت دُعا

میرے ماموں الٰہی بخش صاحب مرحوم کے بچے زندہ نہیں رہتے تھے۔ چار لڑکے کم سنی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ پھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا۔ ابھی ایک ماہ کا بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ بھی اٹھرا کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔

میری ممانی صاحبہ مرحومہ بڑی نیک صابرہ تھیں مگر پھر بھی اولاد کا غم کسے نہیں ہوتا۔ ماں کی مامتا مشہور ہے۔ سب گھر والوں کو بڑا فکر پڑ گیا۔ میری ممانی صاحبہ نے بچہ میرے والد صاحب کو دکھایا کہ بھائی جان یہ بھی اسی طرح بیمار ہو گیا ہے کیا کریں۔ اباجان نے ممانی صاحبہ کو تسلی دی کہ فکر نہ کرو خدا تعالےٰ کو جو منظور ہو گا وہی ہو گا۔ میں نے قادیان جانا ہے حضرت اقدسؑ سے دعا کراؤں گا۔

اباجان دوسرے دن قادیان چلے گئے۔ اسی رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میری بہن میرے پاس آئی ہے اور بہت غمزدہ ہے۔ اور اس کی گود خالی ہے یعنی بچہ نہیں ہے۔ صبح اُٹھ کر بڑی دعا کی کہ یا الٰہی گھر میں خیریت ہو۔ یہ خواب تو اچھا نہیں۔ اسی فکر میں تھے کہ بچے کے فوت ہونے کا خط چلا گیا۔ خط پڑھ کر بڑی دعا کی اور حضور اقدسؑ کی خدمت میں دعا کی بھی عرض کی اور سارا واقعہ بھی سُنایا۔ حضور اقدسؑ نے فرمایا کہ بہت اچھا آپ فکر نہ کریں ہم انشاء اللہ دعا کریں گے۔

تیسرے دن حضور پُر نورؑ نے فرمایا کہ حسن الدین صاحب! آپ کو مبارک ہو۔ ہم نے دعا کی تھی خدا تعالےٰ ان کو بڑا نیک، خوبصورت لڑکا دے گا۔ اس کا چوڑا سا چہرہ ہو گا جیسے گوجرانوالہ کے پہلوان ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد ایک اور لڑکا ہو گا۔ بڑا نیک اور اس سے بھی زیادہ خوبصورت بڑی لمبی عمر والا ہو گا۔ آپ انہیں لکھ دیں

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کام ہو اللہ کے لئے ہو اور جو بات ہو خدا کے واسطے ہو

"میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے۔ اور ساری غرض و غایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جاوے۔ کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں۔ اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضاء ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ اگر اللہ کی رضا اور اسکے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا تو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے تقریریں کرنی اور وعظ سُنانا تو ایک طرف میں تو ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں۔ اور تنہائی میں وہ لذت پاتا ہوں جس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر کیا کروں بنی نوع کی ہمدردی کھینچ کھینچ کر باہر لے آتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا حکم ہے جس نے مجھے تبلیغ پر مامور کیا ہے۔ میں نے یہ بات کہ ظاہری قیل و قال ہی کو پسند نہ کیا جاوے اس لئے بیان کی ہے کہ ہر خیر میں بھی شیطان کا حصہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس انسان جب وعظ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ہی عمدہ کام ہے۔ مگر اس منصب پر کھڑا ہونے والے کو ڈرنا چاہیئے کہ اس میں مخفی طور پر شیطان کا بھی حصہ ہے کچھ تو واعظ کے بخرہ میں آتا ہے اور کچھ سُننے والوں کے حصہ میں۔ اسکی حقیقت یہ ہے کہ جب واعظ وعظ کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو مقصد اور دلی تمنا صرف یہ ہوتی ہے کہ میں ایسی تقریر کروں کہ سامعین خوش ہو جائیں۔ ایسے الفاظ اور فقرات بولوں کہ ہر طرف سے واہ واہ کی آوازیں آئیں۔ میں اس قسم کی تقریر کرنے والوں کے مقاصد کو اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا جیسے بھڑوے بقال قوال اور گویّے یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے سُننے والے انکی تعریفیں کریں۔

پس جب ایک مجمع کثیر سننے والا ہوا اور اس میں ہر ایک مذاق اور درجہ کے لوگ موجود ہوں تو خدا کی طرف کی آنکھ کھلی نہیں ہوتی۔ الا ماشاء اللہ مقصود یہی ہوتا ہے کہ سُننے والے واہ واہ کریں اور تالیاں بجائیں۔ غرض یہ حصہ شیطان کا واعظ یا بولنے والے میں ہوتا ہے اور سامعین میں شیطانی حصہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بولنے والے کی فصاحت و بلاغت زبان پر پوری حکومت اور قادر الکلامی۔ برمحل اشعار کہانیوں اور ہنسانے والے لطیفوں کو پسند کریں اور داد دیں تاکہ سخن فہم ثابت ہو۔ گویا انکا مقصود بجائے خود خدا سے دُور ہوتا ہے اور بولنے والے کا الگ۔ وہ بولتا ہے مگر خدا کے لئے نہیں۔ اور یہ سنتے ہیں مگر ان باتوں کو دل میں جگہ نہیں دیتے اسلئے وہ خدا کیلئے نہیں سنتے۔ یہ کیوں ہوتا ہے صرف اس بات کے واسطے کہ لذت حاصل کریں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۱۸، ۳۱۲، ۳۰۲)

کہ جب ان کے ہاں لڑکا ہو وہ ساتویں دن ضرور ختنے کرا دیں۔

اباجان نے اُسی وقت ماموں جان کو خط لکھ دیا۔ خدا تعالےٰ کی قدرت ہے کہ ایک سال کے بعد لڑکا پیدا ہو گیا۔ جیسا حلیہ حضور اقدسؑ نے فرمایا تھا ہُو بہُو ویسا ہی تھا۔ پھر اس کے دو سال بعد دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ وہ واقعی اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے اور بہت ہی پاک صورت، نیک سیرت ہے۔ الّا ماشاء اللہ۔

اس کے بعد دو لڑکیاں توام پیدا ہوئیں جو بفضلہ تعالےٰ زندہ سلامت اور صاحب اولاد ہیں۔

یہ ہیں زندہ خدا کے زندہ نشان!

ہم راولپنڈی میں ہی تھے کہ حضور پُرنورؑ جہلم کے مقدمہ کی تاریخ پر تشریف لے گئے۔ چاروں اطراف سے بڑی خلقت جمع ہو گئی۔ والد صاحب کے ہمراہ میرا بھائی محمد مسعود تھا۔ یہ ابھی چند سال کا بچہ تھا۔ اور وہاں بڑا ہجوم تھا۔ مگر وہ بڑی ہمت کر کے ہجوم میں سے نکل کر حضور کے پاس جا کھڑا ہوا۔

اباجان کو بہت فکر ہوا کہ کہیں بچہ نہ کھو جاوے اور اباجان کو حضورؑ کی زیارت کی بھی بڑی تڑپ تھی۔ جب اباجان حضورؑ کی خدمت میں پہنچے تو مسعود بھی حضور اقدسؑ کی کرسی کے ساتھ کھڑا تھا۔ اباجان کو دوہری خوشی ہو گئی۔ اباجان نے کہا کہ حضور یہ میرا بچہ ہے۔ حضورؑ نے میرے بھائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "آپ تو کب سے میرے پاس کھڑے ہیں۔" حضورؑ نے اسکے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور دعائیں دیں۔

اس بات کے لکھنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ حضور پُرنورؑ کسی بچہ یا خادم کو بھی بلائیں تو "آپ" ہی کا لفظ استعمال فرماتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے شوہر قادیان گئے ہوئے تھے۔ مہمان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خادمہ آئی اور کہنے لگی کہ میں نے دودھ منگانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاؤ میں لا دیتا ہوں۔ مگر حضورؑ کا فرمان تھا کہ کسی مہمان سے کوئی کام نہ کرایا جائے۔ اس لئے خادمہ نے پوچھا کہ آپ مہمان ہیں یا یہیں کے رہنے والے ہیں؟ انہوں نے کہا ہوں تو میں مہمان مگر بڑی خوشی سے دودھ لا دیتا ہوں۔ اور بڑے اصرار سے انہوں نے دودھ لا دیا۔ جب خادمہ نے حضور اقدسؑ کو بتایا تو حضور اقدسؑ اسی وقت تشریف لائے اور بڑی معذرت کی کہ مولوی صاحب آپ کو بڑی تکلیف دی گئی ہے۔

حضور اقدسؑ کو میرے والد صاحب سے بڑی محبت تھی۔ اکثر حضورؑ اباجان کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔ اور بعض وقت دودھ کا پیالہ ایک دو گھونٹ آپؑ نوش فرما کر اباجان کو پلا دیتے تھے۔

پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیالکوٹ، لیکچر سیالکوٹ کے لئے تشریف لے گئے تو ہم سب حضرت میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر حضورؑ کی زیارت کے لئے گئے۔ حضور پُرنورؑ کی زیارت اور حضرت اماں جانؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور دستی بیعت بھی کی۔ گو پہلے ہماری بیعت بذریعہ خط ہو چکی تھی۔

کیا ہی وہ عجیب نظارہ تھا۔ جدھر دیکھو نور ہی نور نظر آتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا ٭

خلافت احمدیہ سے تعلق

جناب باوانانک صاحبؒ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

(۳)

تیسری بات باوا جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کی ہے کہ سکھ گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ اس مصلح ربانی کو نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والا تسلیم کریں گے۔ ظاہر ہے کہ باوا جی کی اس سے مراد یہ مادی زمین اور مادی آسمان نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ تو خود باوا جی سے بہت پہلے عالم وجود میں آ چکے تھے۔ لہذا اس سے مراد اس مصلح ربانی کا روحانی دنیا بسانا ہی ہو سکتا ہے۔ اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واضح ارشادات بھی موجود ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے۔ اور پھر میں نے کہا کہ آؤ انسان پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ کشف کا مطلب یہ تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔" (چشمہ مسیحی حاشیہ ص۳۵)

ایک اور مقام پر حضور نے فرمایا ہے کہ:

"خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین سے مراد پاک دل مراد ہیں جن کو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے میرے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں!"

(کشتی نوح ص۷)

الغرض یہ نئی زمین اور نیا آسمان ایک روحانی نظام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت ہاتھوں سے جماعت احمدیہ کے قیام کی شکل میں ظہور میں آیا۔ اور جس کے تسلسل اور دائمی قیام کی بنیادی اینٹ حضورؑ کے بعد قدرت ثانیہ یعنی سلسلہ خلافت ہے۔ اگر اس بنیادی اینٹ کو ہلا دیا جائے تو اس نظام کی تمام عمارت دھڑام سے آ گرے گی اور تمام قوم کا شیرازہ کھل جائے گا۔ اور وہ پراگندہ اوراق کی مانند منتشر ہو جائے گی۔

پس باوا جی کا یہ بیان کرنا کہ اس پورے گروہ کے ماننے والے کچے لوگ اسے سرشٹے کا کرتا کرنے ہارا تسلیم کریں گے۔ اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ وہ اسے ایک روحانی نظام کا قائم کرنے والا یقین کریں گے اور وہ خود بھی اس نظام میں منسلک ہوں گے اور دوسروں کو بھی اس میں شامل ہونے کی دعوت دیں گے۔

باوا جی نے اس کے مقابل پر کچے لوگوں کی تیسری بات یہ بیان کی ہے کہ وہ اس پورے گورو کے ماننے والوں کی اندھا دھند مخالفت میں لگ جائیں گے۔ گویا کہ ان کا مشن عداوت میں تبدیل ہو جائے گا۔

۱۹۱۴ء سے لے کر اب تک تاریخ احمدیت اس بات پر شاہد ہے کہ جن لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے بعد مسئلہ خلافت میں اختلاف کیا اور الگ ہو گئے۔ انہوں نے اس کے بعد آہستہ آہستہ اپنا مقصد ہی ہماری جماعت کی مخالفت بنا لیا۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی لخت جگر کو اپنا تختہ مشق بنایا جسے وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک واضح دلیل قرار دیا کرتے تھے۔ اور لوگوں سے یہ کہا کرتے تھے:

"اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افترا ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا کہ گند ہوتا نہ یہ کہ ایک پاک اور نورانی جس کی نظیر نہیں ملتی۔"

(ریویو جلد ۵ ص۳)

باوا جی نے اس پیشگوئی کے تسلسل میں اس بات کی بھی وضاحت کر دی کہ جو لوگ اس مصلح ربانی کے سلسلہ سے الگ ہوں گے۔ وہ پھر واپس نہیں لوٹیں گے۔ البتہ اللہ تعالےٰ اس کی جماعت

خدمتِ دین کے لئے وقفِ ایّام

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا فرمان ہے:-

"پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی چھٹیوں (خدمتِ دین) کے لئے وقف کریں۔ تاجر اصحاب اپنی تجارتوں سے وقت نکالیں ..... زمیندار اپنی زمینداری سے فارغ وقت نکالیں ..... ملازم اصحاب اپنی ملازمتوں سے چھٹی لے کر اُسے ..... وقف کر دیں۔"

جو مخلصین اپنے محبوب آقا کی اس مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید کے لئے اپنے ایام وقف کرنے کے خواہشمند ہوں وہ حسب ذیل کوائف سے اوّلین موقع پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں:-

نام - ولدیت - عمر - تعلیم - پیشہ - صحت - مالی حالت - کس تاریخ سے کس تاریخ تک کے ایام وقف کئے جائیں گے - مقامی امیر یا صدر کی تصدیق -

وکیل المال اوّل تحریک جدید

انجمن احمدیہ - ربوہ

میں ان کے نعم البدل لوگ شامل کرکے اسے مضبوط کر دے گا۔ جیسا کہ باباجی نے فرمایا

"ਜੋ ਪੁਰਖ ਟੂਟਹਿਗੇ ਸੇ ਫੇਰ ਨਾਹੀ ਮਿਲਹਿੰਗੇ, ਜੈਸੇ ਪੰਖੀ ਕੇ ਪਰ ਟੂਟਦੇ ਹੈਨ, ਸੋ ਫੇਰ ਨਾਹੀ ਲਗਦੇ ਫੇਰ ਨਵੇਂ ਅਗਿਲੇ ਉਗਦੇ ਹਨ, ਤਿਉਂ ਨਵੇਂ ਅਗਿਲੇ ਪੰਥ ਜਮਾਵੇਗਾ।"

{ਜਨਮ ਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ صفحہ ۵۲

جو پورکھ ٹوٹن گے سو پھیر ناہی ملن گے جیسے پنکھی کے پر ٹوٹدے ہن سو پھیر نویں سریوں اگدے ہن تویں نویں سرے کھیت جما دے گا۔

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۵۲)

خلاصہ پیشگوئی

باباناتک صاحب کی اس پیشگوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں پیدا ہونے والے اور سیف کا کام قلم سے دکھانے والے مرد کے چیلے اور پورے گورو (یعنی امتی نبی) کا جب وصال ہوگا تو اس کے بعد اس کی جماعت میں ایک ایسا نظام قائم ہوگا۔ جو غیر منقطع ہوگا ظاہر ہے کہ یہ نظام خلافت ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ کسی ایک شخصیت کو دوام کا حاصل ہونا محال ہے۔ گویا باباجی نے یہی بیان کیا ہے کہ اس پورے گورو کے بعد اس کی جماعت میں نظام خلافت قائم ہوگا۔ اور ایسے خلفاء ہوں گے۔ جن کے قبضہ میں بیت المال ہوگا۔ اور جو لوگوں کی داد فریاد بھی سنیں گے اور جو اس کی جماعت کی نگرانی کریں گے۔ اس کے بعد وہ پورا گورو ایک نئے لباس میں دنیا میں ظاہر ہوگا یعنی اس کا ایک ایسا جانشین ہوگا جو اس کی خوبو پر ہوگا۔ اور وہ جوانی کے عالم میں ظاہر ہوگا اور اس کے خیالات اور عزائم میں کبھی بھی بڑھاپا نہ آئے گا۔ اور وہ اپنے خیالات کے لحاظ سے ہمیشہ جوان رہے گا اس کے ظہور پر بعض لوگ اسے شناخت نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ بعض جنم ساکھیوں میں "بھتے الگ الگ" کی بجائے "بھتے الکھ الگ" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ اور الکھ کے معنے "سمجھ سے بالا" "جسے سمجھا نہ جا سکے" بھی ہیں۔ گویا اس پورے کا نئے لباس میں ظاہر ہونا۔ بعض لوگوں کی سمجھ سے بالا ہوگا۔ اور وہ اسے پہچان نہ سکیں گے۔ اور علیحدگی اختیار کر لیں گے۔ اس طرح اس پورے گورو کی جماعت کچے اور پکے لوگوں کے دو حصوں میں بٹ جائے گی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اختلاف کا آغاز مسئلہ خلافت پر ہوگا۔ یعنی ایک گروہ ایک وقت نظام خلافت کا منکر ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں باباجی نے دوسرے گروہ کے لئے "کچے" لفظ کا استعمال کیا ہے گویا کہ کچے لوگ تو اپنی مصلحتوں کے پیش نظر اپنے سابقہ خیالات اور عقائد کو ترک کر دیں گے۔ اور جن عقائد میں انہیں اختلاف ہوگا۔ انہیں وہ اس سے قبل خود ہی درست تسلیم کر چکے ہونگے۔ اور دوسرا گروہ پکے لوگوں کا ہوگا۔ جو اپنے کسی عقیدہ یا خیال میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دے گا۔ باباجی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ پکے گروہ کے لوگوں کے عقائد کی بنیاد اس بات پر ہوگی کہ یہ پورا گورو "پورن پورکھ" یعنی کامل انسان ہے۔ اس نے انسانیت کے کمال کو حاصل کیا ہوا ہے۔ گویا وہ اس پورے گورو کو پورن پورکھ (نبی) اور ستگورو (رسول) تسلیم کریں گے۔ یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورو کے لفظ کو رسول کے مترادف ہی قرار دیا ہے۔ (ست بچن صفحہ ۹۵) اور خود سکھ ودوان بھی گورو کے لفظ کو رسول کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ (رسالہ لکھاری امرتسر اپریل۔ مئی ۱۹۴۳ء) اس کے ساتھ ہی وہ اسے اپنا شی بھی مانیں گے۔ یعنی اسکے بعد وہ سلسلہ خلافت کے قائل ہوں گے۔ کیونکہ نبوت کے ساتھ خلافت ضروری ہے۔ اور کوئی نبوت بغیر خلافت کے نہیں ہو سکتی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ تابع شریعت محمدیہ نبی اور رسول ہیں۔ اسلئے حضور نے بھی اپنے بعد دوسری قدرت یعنی سلسلہ خلافت کو ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس کے برعکس کچے گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک وقت سلسلہ خلافت کا انکار کر دیں گے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ اسے تسلیم کر چکے ہوں گے کیونکہ لغات کی رو سے کچے کے معنے ایک راستہ اور مسلک کو اختیار کرنے کے بعد ترک کرنے والا بھی ہیں اور اس کے بعد وہ اس پورے گورو کی نبوت سے بھی انکار کر دینگے یعنی ان کا اس پورے گورو کی نبوت سے انکار دراصل خلافت سے منحرف ہونے کا ایک لازمی نتیجہ ہوگا۔ وہ اسے پورن پورکھا (نبی) اور ستگورو (رسول) ماننے کی بجائے صرف ایک درجہ تسلیم کریں گے۔ گویا کہ وہ اس کا سرے سے انکار نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کے درجہ کو کم کرنے کی کوشش کریں گے۔ حالانکہ وہ اختلاف سے قبل خلافت اور نبوت دونوں مسائل کو صحیح تسلیم کر چکے ہوں گے۔ اور ان کے بعد کے تبدیل شدہ عقائد کی بنیاد کسی دلیل پر نہ ہوگی۔ بلکہ وہ محض بھرم کا شکار ہو کر اپنے مسلک کو تبدیل کریں گے۔ یاد رہے کہ بھرم کے معنے لغات میں یہ مرقوم ہیں کہ:۔

۱۔ گھومنا۔ پھر جانا۔ مغالطہ۔ جھوٹا گیان ۲۔ گمان۔ در سمجھنا۔ شکوک و شبہات "(مہان کوش صفحہ ۲۷۱۴)

یعنی۔ وہ اپنے وہم کی پیروی کرنے والے ہوں گے۔ اور جو کچھ درست سمجھ رہے ہوں گے۔ وہ حقیقت کے خلاف ہوگا۔ گویا کہ ان کا اس پورن پورکھ کو درجہ تسلیم کرنا حقیقت پر مبنی نہ ہوگا۔ اور وہ پورن پورکھ (نبی) ہوگا۔

باباجی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ "پکے" گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ اس پورے گورو کو نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والا بھی تسلیم کر رہے ہوں گے اور وہ نئی زمین اور نیا آسمان ایک روحانی نظام پر مشتمل ہوگا۔ اور "کچے" گروہ کے لوگ اپنی زندگی کا مقصد "پکے" گروہ کے لوگوں کی نندہ کرنا بنا لیں گے اور نندہ کے معنے لغات میں دوسرے کی خوبی کو عیب خیال کرنا ہے (ملاحظہ ہو مہان کوش صفحہ ۲۱۱۹) گویا کہ کچے گروہ کے لوگ پکے لوگوں کی مخالفت میں اس حد تک بڑھ جائیں گے۔ ان کی خوبیاں بھی انہیں عیوب نظر آئیں گی۔ اور وہ ان پر الزام تراشنے میں اپنا وقت اور روپیہ صرف کریں گے۔ باباجی کچے گروہ کے لوگوں سے متعلق یہ بیان کر چکے ہیں کہ وہ بھرم میں مبتلا ہوں گے۔ اور بھرم کے معنے ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ کچھ کو کچھ اور سمجھنا ہے۔

اس سلسلہ میں باباجی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جو لوگ اختلاف کریں گے۔ اور نظام خلافت سے الگ ہو جائیں گے۔ وہ پھر واپس نہیں لوٹیں گے۔ البتہ اللہ تعالےٰ ان کے نعم البدل لوگ جماعت میں داخل کر دے گا۔ جو پکے لوگوں کی تسلی اور تقویت کا باعث ہونگے اور جو لوگ الگ ہوں گے ان کی علیحدگی مشیت ایزدی کے ماتحت ہی ہوگی۔ اور خدا تعالےٰ کی تقدیر خود ہی انہیں الگ کر دے گی۔ اور پکے لوگ ان کے اختلاف اور علیحدگی سے بالکل نہیں گھبرائیں گے۔ بلکہ وہ اپنے رب العزت کی اس تقدیر پر راضی رہیں گے اور ہر حالت میں خوش رہیں گے۔ اور ان کا آپس میں ایسا تعلق ہوگا۔ جو اس دنیا میں بھی قائم رہے گا۔ اور مرنے کے بعد بھی اس کا سلسلہ منقطع نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں کچے لوگوں سے تعلقات منقطع کرنے اور پکے لوگوں سے قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ مرقوم ہے کہ:۔

ਨਾਨਕ ਕਚੜਿਆ ਸਿਉ ਤੋੜਿ
ਢੂੰਢਿ ਸਜਣ ਸੰਤ ਪਕਿਆ।
ਓਇ ਜੀਵਦੇ ਵਿਛੁੜਹਿ
ਓਇ ਮੁਇਆ ਨ ਜਾਹੀ ਛੋੜਿ।
ਮ: ੫, صفحہ 1102

نانک کچڑیاں سیوں توڑ
ڈھونڈھ سجن سنت پکیاں
اوے جیوندے وچھڑے
اوے مویاں نہ جاہی چھوڑے
(گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱۰۲)

یعنی نانک جی کہتے ہیں کہ کچے لوگوں سے اپنے تعلقات منقطع کر لو۔ اور پکے لوگوں کی تلاش کرو۔ کچے لوگوں کا تعلق عارضی ہوتا ہے۔ اور وہ اس دنیا میں ہی ختم ہو جاتا ہے اور پکے لوگوں سے قائم کیا گیا تعلق مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ اور اس کا اثر اخروی زندگی میں بھی ساتھ جاتا ہے۔

الغرض باباجی کی اس پیشگوئی میں تمام باتیں ایسی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے تاریخی اختلاف سے جو ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر اور خلافت ثانیہ کے انتخاب پر رونما ہوا تھا۔ اور وہ لوگ جو خود کو جماعت کے روح رواں خیال کرتے تھے۔ نظام خلافت کا انکار کر کے جماعت سے الگ ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رکھے اور ہمارا انجام بخیر ہو۔

اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیزم عبد الرشید ابن عبد الغنی صاحب درویش گوجرانوالہ کا نکاح مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۹ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ سید بہاول شاہ صاحب نے دار الذکر لاہور میں ہمراہ مسماۃ نسیم اختر بنت مولوی سید محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ حلقہ صدر لاہور بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے موجب برکت بنا دے۔ آمین

خاکسار

منیر الدین احمد بی۔ اے جامعہ احمدیہ ربوہ

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم ڈاکٹر رانا محمد طارق خاں نے بی۔ ڈی۔ ایس اور محمد زبیر خاں نے بی۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اعلےٰ نمبروں سے کامیاب فرمائے۔

(محمد یعقوب خان اوکاڑہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

انیس ۱۹ سالہ کتاب مفت حاصل کرنے کے لئے نہایت ضروری اعلان

(۱) اللہ تعالیٰ کے فضل سے انیس سالہ کتاب تیار ہو گئی ہے۔ الحمد للہ! کتاب کا حجم بڑھ جانے کے باعث اخراجات کی زیادتی کو نظر انداز فرماتے ہوئے مجلس تحریک جدید نے کتاب مفت دینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ پس انیس سال تک متواتر حصہ لینے والوں کو کتاب مفت ملے گی

(۲) اگر کوئی صاحب بذریعہ ڈاک منگوائیں تو روانگی ڈاک کے اخراجات کا وی پی کیا جائے گا۔

(۳) اگر اکٹھی کتابیں جماعت وار انیس سال تک حصہ لینے والوں کی فہرست بنا کر منگوائیں۔ تو فہرست آنے پر بعد پڑتال کتابیں بذریعہ ریلوے پارسل ارسال ہوں گی اپنے اسٹیشن کا نام بھی لکھیں اور پارسل کی بلٹی بذریعہ وی پی ارسال ہو گی۔ احمدیہ لائبریری اور مساجد کی کتاب بھی شامل کریں۔ اس طرح پر جماعت پر اخراجات کم پڑیں گے۔

(۴) اگر آپ ربوہ کسی کو بھیج کر کتابیں اپنی جماعت کے لئے منگوانا چاہیں تو انیس سال تک شامل رہنے والوں کی اسم وار فہرست معہ احمدیہ لائبریری و مساجد ارسال فرمائیں۔ بعد پڑتال کتب آپ کی جماعت کیلئے ریزرو کر دی جائیں گی۔ مگر جلد ہی منگوائیں۔

(برکت علی خان پنشنر وکیل المال تحریک جدید)

تاجر حضرات کیلئے ایک قابل رشک نمونہ

ہر احمدی کی یہ خواہش ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر آواز پر دیوانہ وار لبیک کہے۔ آج میں تاجر احباب کے لئے حضور کا ایک فرمان پیش کرتا ہوں۔ ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ کراچی کے کچھ تاجر ایسے ہیں کہ وہ یورپ میں کسی ایک مقام پر مسجد بنا سکتے ہیں۔ حضور کی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مکرمی مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے احمدی تجار کے سامنے یہ تحریک پیش کی جس کے نتیجہ میں مرزا صاحب مذکور لکھتے ہیں کہ:-

"اس وقت تک میں نے چار تاجروں کو اس کی تحریک کی ہے۔ سو الحمد للہ! کہ ان میں سے سب سے پہلے برادرم مسعود احمد صاحب خورشید پسر حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ایسٹرن ٹریڈ سنٹر کھوڑی گارڈن کراچی ۲ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے آپ وعدہ فرماتے ہیں کہ میرا نام ان چھ تاجروں میں لکھ لیا جائے۔ اور میں کل خرچ کا چھٹا حصہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں"!

خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے برادرم مسعود احمد صاحب خورشید کو یہ وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنے خاص انعامات سے نوازے۔ آمین

دوسرے صاحب توفیق تجار صاحبان کو بھی چاہیئے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مندرجہ بالا خواہش کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔ یورپ میں ایک مسجد پر قریباً پونے دو لاکھ روپیہ خرچ اٹھتا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ضرورت ہے

(۱) تحریک جدید کے دفاتر کے احاطہ میں پھلدار۔ پھول دار اور سایہ دار درختوں اور پودوں نیز گراسی پلاٹ کی تیاری و نگہداشت کے لئے تجربہ کار مالی کی فوری ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(۲) ایک تجربہ کار موٹر ڈرائیور کی برائے کار تحریک جدید فوری ضرورت ہے۔ تجربہ کار نوجوانوں کے لئے مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت دین کا نادر موقعہ ہے۔ درخواستیں لوکل امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت آنی چاہئیں۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

۱۔ **داخلہ لیاقت میڈیکل کالج حیدر آباد** } مجوزہ فارم درخواست دفتر کالج سے واپسی لفافہ بھیج کر طلب ہو۔ آخری تاریخ درخواست ۲۲-۵-۵۹۔ انٹرویو ۱-۶-۵۹ آغاز کار ۲۰-۶-۵۹۔ شرائط سکونت حیدر آباد۔ خیر پور۔ کوٹہ قلات ڈویژن (پ-ٹ ۳۰-۵-۵۹)

۲۔ **داخلہ انجنیئرنگ سیکنڈری کالج لاہور** } بی۔ ڈی۔ ایس۔ سی کورس کے لئے درخواستیں باشندگان جموں و کشمیر سے بشمول اسناد و رسید منی آرڈر فیس ناقابل واپسی پانچ روپے ۸-۶-۵۹ تک بنام ڈائریکٹر آف ایجوکیشن آزاد جموں و کشمیر گورنمنٹ مظفر آباد۔ (پ-ٹ ۳۰-۵-۵۹) (ناظر تعلیم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءٗ کی صحت کے لئے

دردمندانہ اجتماعی دعائیں اور صدقات

بیداد پور

جماعت احمدیہ بیداد پور نے ایک مینڈھا صدقہ کیا۔ اور ایک دیگ کا راشن ایک بیمار کو دیا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے باقاعدہ دعائیں جاری ہیں۔ (منشی لطیف احمد مصلح سیکرٹری مال بشیر احمد مخبر دار بیداد پور)

حلقہ محمد نگر لاہور

۵-۲۰-۵۹ کو اطفال الاحمدیہ نے اپنے پیارے امام کی درازیٔ عمر کے لئے دردمندانہ دعا کی (محمد اکرام قریشی سیکرٹری اطفال)

چک ۲۴۵ E-B ضلع منٹگمری

بروز جمعہ حضور کی شفایابی کے لئے اجتماعی سوز و گداز سے دعا کی گئی اور فوری طور پر ایک بکرا صدقہ دے کر غرباء میں تقسیم کیا گیا (ماسٹر عبد العزیز پریذیڈنٹ)

۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ

جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور سلامتی کے لئے اجتماعی دعاؤں میں مصروف ہے۔ اور صدقہ بھی دیا گیا ہے (عبد المجید خان قائد خدام الاحمدیہ چک نمبر ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ ضلع لائلپور)

چک ۹ پنیار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے ایک بکرا صدقہ دیا۔ چک بڑا کی بیوگان کو بھی صدقہ خیرات دیا گیا اجتماعی دعائیں جاری ہیں۔ (محمد عبد المجید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا)

بہاول نگر

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے اجتماعی و انفرادی دعاؤں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا (محمود احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ جماعت احمدیہ بہاولنگر)

جمال پور

جماعت احمدیہ جمال پور حضور کی صحت کے لئے اجتماعی اور انفرادی دعاؤں میں مشغول ہے۔ اب تک حضور کی صحت کے لئے پانچ بکرے صدقہ دیئے گئے ہیں (عبد الرحمن جمال پور۔ ضلع نوابشاہ)

شکار پور

جماعت احمدیہ شکار پور نہایت درد و الحاح سے انفرادی اور اجتماعی دعائیں اور صدقات کر رہے ہیں تا خدا تعالیٰ حضور کو صحت بخشے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور)

گھوگھیاٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور صدقہ دیا گیا (احمد خلیل الرحمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ)

بہلول پور

حضور کی صحت یابی کے لئے اجتماعی اور انفرادی دعا کی جا رہی ہے۔ اور کچھ رقم جمع کر کے بطور صدقہ فضل عمر ہسپتال میں برائے علاج غرباء ارسال کی گئی (عبد الستار ناصر معلم بہلول پور ضلع سیالکوٹ)

چک ۱۹۵ R.B لائلپور

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفا کے لئے اجتماعی اور انفرادی دعائیں کی گئیں اور غریبوں میں صدقات تقسیم کئے گئے (بشیر احمد سیکرٹری مال چک ۱۹۵ R.B ضلع لائلپور)

چک ۳۳ دھاروالی

جماعت احمدیہ دھاروالی ضلع شیخوپورہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی۔ اور کچھ چندہ اکٹھا کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ (مولوی شیر محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھاروالی)

گوجرانوالہ

احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے انفرادی و اجتماعی دعائیں کر رہے ہیں اور صدقہ و خیرات بھی دے رہے ہیں۔ (عبد الرحمن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت)

مغربی پاکستان میں زمین کے سروے اور کلہ بندی کیلئے آرڈی ننس

آرڈی ننس کے تحت کسی کارروائی کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہیں کی جا سکے گی

لاہور ۲ جون - مغربی پاکستان کے تمام علاقوں میں کلہ بندی کا انتظام اور زمین کا سروے کرنے کے لئے ایک آرڈی ننس نافذ کیا گیا ہے۔ اس کا نام "ویسٹ پاکستان سروے اینڈ ریکٹنگولیشن اف لینڈز آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۹ء" ہوگا

اس آرڈی ننس کے تحت ریونیو بورڈ کسی بھی علاقے کا سروے اور کلہ بندی کے احکام کا اعلان کر سکے گا۔ بشرطیکہ اس سے کسی مالک اراضی کے ملکیتی رقبے میں کمی نہ کی جائے۔

اس آرڈی ننس کی رو سے سروے اور کلہ بندی کے کام کے لئے جو اخراجات تشخیص کئے جائیں گے، وہ اس شخص سے وصول کئے جائیں گے۔ جس کی زمین پر اس کا عملدرآمد ہوگا۔ وصولی اس آرڈی ننس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق کی جائے گی۔ البتہ صوبائی حکومت ان تمام اخراجات یا ان کا کچھ حصہ معاف کرنے کی مجاز ہوگی۔

ہر وہ شخص جو اس آرڈی ننس کے نفاذ میں روکاوٹ پیدا کرے گا۔ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے خلاف عمل کرے گا اسے کسی ریونیو افسر کی تحریری شکایت پر چھ ماہ قید یا ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

اس آرڈی ننس یا اس کے بنائے گئے قواعد کے تحت جو اختیارات استعمال کئے جائیں گے ان کے خلاف یا ان کے تحت کسی شخص یا سرکاری ملازم کی طرف سے نیک نیتی پر مبنی کسی کارروائی کے خلاف کوئی مقدمہ بازی یا قانونی چارہ جوئی نہیں کی جا سکے گی اور اس آرڈی ننس کے قواعد کی تکمیل کے لئے کی گئی کسی کارروائی کے خلاف کسی سول عدالت کو کوئی دعوئی مقدمہ قانونی کارروائی کی سماعت کا اختیار نہیں ہوگا۔

بجٹ پر غور کے لئے مشاورتی کونسل کا اجلاس

لاہور ۲ جون۔ توقع ہے کہ گورنر کی مشاورتی کونسل ۶۰-۱۹۵۹ء کے صوبائی بجٹ پر جون کے دوسرے ہفتہ میں غور کرے گی نئے اخراجات پر بحث و تمحیص کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نمائندوں، ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریوں اور متعلقہ محکموں کے سربراہوں کے مابین جو مذاکرات مئی کے اوائل میں شروع ہوئے تھے وہ ختم ہو گئے ہیں

فنانس ڈیپارٹمنٹ ان مذاکرات کی روشنی میں نئے اخراجات کے تخمینوں کو آخری شکل دے رہا ہے۔ جیسے ہی یہ کام مکمل ہو جائیگا مشاورتی کونسل کے اجلاس کی قطعی تاریخ مقرر کر دی جائے گی

تاجروں سے ایس ایس پی کی اپیل

لاہور ۲ جون - لاہور کے سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس میجر اللہ نواز خان ترین نے تاجروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اشیائے صرف کے نرخوں میں اضافہ کی روک تھام کے لئے محلہ کمیٹیوں سے تعاون کریں میجر ترین نے متنبہ کیا کہ مقررہ نرخوں سے زائد دام وصول کرنے پر مارشل لاء کے ضوابط کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ آپ نے صارفین کو مشورہ دیا کہ وہ منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

زرعی کمیشن کے دائرہ کار پر غور

کراچی ۲ جون - زرعی کمیشن قائم کرنے کے سلسلے میں بنیادی باتیں معلوم کرنے کے لئے جو ابتدائی گروپ بنایا گیا ہے۔ کل اس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں دوسرے امور کے علاوہ اس چیز پر بھی غور کیا گیا کہ کمیشن کو کیا کام تفویض کیا جائے اور اس کے لئے کتنے عملے کی ضرورت ہوگی۔

جیلوں کو فیکٹریوں کی طرح کام کرنا چاہئے

کراچی ۲ جون وزیر داخلہ جنرل شیخ نے جیل خانوں کے حکام پر زور دیا ہے کہ وہ جدید اصولوں پر اس طرح کام کریں اور ایسا ہمدردانہ رویہ اختیار کریں کہ قیدی رہائی پانے کے بعد کام پر لگ جائیں۔

جنرل شیخ نے کل یہاں جیلوں سے متعلق صنعتوں کی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ آپ نے کہا کہ سردست ہم صرف اتنا کرتے ہیں کہ جیل خانوں میں قیدیوں کو کسی پیشے میں مصروف رکھتے ہیں اور اس کے بعد ان کی رہائی کے وقت یہ نہیں سوچتے کہ آیا وہ یہاں سے نکل کر معاشرے کے مفید رکن بنیں گے یا بے روزگاروں اور سماج دشمنوں کی فوج میں اضافے کا باعث بن جائیں گے

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز عنایت اللہ گگانی عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ جملہ احباب جماعت و درویشان قادیان سے التماس ہے کہ عزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں (محمود احمد ساکنہ مکیانہ ضلع گجرات)

یونین بورڈوں کے متعلق اعلیٰ سطح کی کانفرنس بارہ جون کو ہوگی

بورڈ مقامی لوگوں کی شکایات جلد دور کر سکیں گے۔ گورنر ذاکر حسین کا بیان

ڈھاکہ ۲ جون۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر ذاکر حسین نے کہا ہے کہ نتھیا گلی میں اعلیٰ سطح کی جو کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس میں مغربی پاکستان میں یونین بورڈوں کی تشکیل کے فیصلے کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ یہ کانفرنس بارہ جون کو جنرل محمد ایوب خاں کی زیر صدارت منعقد ہوگی۔

مسٹر ذاکر حسین کل صبح ڈھاکہ سے عازم لاہور ہونے سے پیشتر تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ نتھیا گلی کانفرنس میں یہ فیصلہ بھی کیا جائے گا کہ یونین بورڈوں کے اختیارات دینے سے مقامی لوگوں کی شکایات جلد دور ہو جایا کریں۔ اور انہیں اپنے معاملات کا تصفیہ کرانے کے لئے دور دراز کے مقامات کا سفر نہیں کرنا پڑے گا۔ مسٹر ذاکر حسین نے کہا کہ میں مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین سے نظم و نسق سے متعلقہ امور کے بارے میں بھی تبادلہ خیالات کروں گا۔

لاہور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر ذاکر حسین نے بتایا کہ نتھیا گلی میں اعلیٰ سطح کی کانفرنس بنیادی جمہوری اداروں کی ہیئت زرعی اصلاحات کے کام اور انتظامیہ کی از سر نو تنظیم سے متعلق مسائل کا جائزہ لینے کے لئے بلائی گئی ہے۔

مسٹر ذاکر حسین نے مزید بتایا کہ تھانوں ضلعوں اور ڈویژنوں میں ترقیاتی کونسلیں قائم کی جائیں گی۔ اور ان میں یونین بورڈوں کے منتخب نمائندوں کے علاوہ سرکاری حکام بھی شامل کئے جائیں گے۔ ان کونسلوں کو ترقیاتی کاموں کے لئے روپیہ دیا جائے گا۔ اور انہیں مقامی معاملات کے تصفیے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

گورنر ذاکر حسین نے مزید کہا کہ اعلےٰ سطح کی کانفرنس میں سکریننگ سے پیدا ہونے والے انتظامی معاملات پر بھی غور کیا جائے گا۔ اور ہم ایک نیا ضابطہ کار اختیار کریں گے۔

مسٹر ذاکر حسین کل رات بذریعہ ٹرین راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین بھی جو آپ کے استقبال کے لئے آئے تھے شام کو بذریعہ طیارہ راولپنڈی چلے گئے۔

"پاکستان اسلامی مملکت ہے"

لاڑکانہ ۲ جون - وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے، اور موجودہ حکومت لوگوں کی زندگی اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔

مسٹر بھٹو نے کل یہاں زیر تعمیر جامع مسجد کا معائنہ کیا اور کہا کہ قیام پاکستان کا بنیادی مقصد ہی یہ تھا کہ ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کیا جائے۔ جہاں وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

وزیر تجارت نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ اس جامع مسجد کے ساتھ ایک دارالعلوم بھی تعمیر کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ ہمارے ملک کو ایسے اداروں کی ضرورت ہے جو غزالی فارابی بو علی سینا اور ابن رشد جیسے عالم اور فاضل پیدا کر سکیں۔ آپ نے دارالعلوم کے لئے سرکاری امداد دلانے کی کوشش کا وعدہ بھی کیا۔

تاریخی مسجدوں کی مرمت کیلئے روپیہ

لاہور ۲ جون۔ گورنر کی مشاورتی کونسل نے اپنے اجلاس میں بلدیاتی اداروں کے متعلق اس ۴ نئے قانون کے مسودے پر غور کیا۔ کونسل نے مزید فیصلہ کیا کہ مغربی پاکستان میں تاریخی مسجدوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے روپیہ جمع کرنے کی غرض سے ایک قانون بنایا جائے۔ یہ قانون اسی قسم کا ہوگا جیسا ۱۹۵۲ء میں سابق پنجاب اسمبلی نے بادشاہی مسجد کے لئے بنایا تھا

سولہ روٹ پرمٹ منسوخ کر دئے گئے

لاہور ۲ جون۔ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ٹریفک رولز کی خلاف ورزیوں کی بناء پر ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے پچھلے سال صوبہ میں مختلف ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے سولہ روٹ پرمٹ منسوخ کئے۔ ترجمان نے کہا کہ مقررہ رفتار سے زیادہ رفتار لاری یا بس سے گاڑیاں چلانے۔ روٹ پرمٹ کے بغیر لاریں چلانے۔ زیادہ مسافر بٹھانے اور زیادہ سامان لادنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل نہ کرنے کی بناء پر روٹ پرمٹ منسوخ کئے گئے۔ چنانچہ اتھارٹی نے انیس اشخاص کے ڈرائیونگ لائسنس معطل کئے۔ نواسی کو وارننگ دی۔ اور پینسٹھ روٹ پرمٹ معطل کر دئے ترجمان نے کہا "بورڈ ٹریفک کے قواعد کا ہر قیمت پر احترام کرائے گا۔ ملزموں پر مقدمات چلائے جائیں گے اور جرم ثابت ہونے پر مجرموں کے خلاف تحکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

عالمی بنک کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ادارے کا قیام

دریائے سندھ کے طاس کے پانی کی بہم رسانی کے نظام کو ترقی دی جائیگی

کراچی ۳ جون۔ عالمی بنک نے نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلے میں جو تجاویز پیش کی ہیں حکومت پاکستان نے ان کے مطابق، اور انہیں عملی جامہ پہنانے کی غرض سے دریائے سندھ کے طاس کے پانی کی بہم رسانی کے نظام کو ترقی دینے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔

وزارت آبپاشی۔ بجلی و محنت کے سیکرٹری مسٹر جی معین الدین اس ادارے کے سربراہ مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ اپنے موجودہ فرائض بھی انجام دیتے رہیں گے۔ سنٹرل انجینئرنگ اتھارٹی کے چیئرمین مسٹر ایم۔ اے حمید مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف انجینئر مسٹر ایس اے حسن اور مغربی پاکستان کے بجلی اور پانی کے ترقیاتی ادارے کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر مسٹر خلیل الرحمن، اور مسٹر ایس ایس کرمانی اس ادارے کے کام میں مسٹر جی معین الدین کی مدد کریں گے۔ ادارے کو حسب ذیل فرائض تفویض کئے گئے ہیں:۔

(۱) ادارہ موجودہ منصوبوں کا جائزہ لے گا اور پاکستان مشرقی دریاؤں سے جو پانی لیتا ہے اس کی جگہ مغربی دریاؤں کا پانی لینے کے متبادل انتظامات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کرے گا۔

(۲) ادارہ اپنے اس منصوبہ [illegible] کی بحالی اور ترقی کی ضروریات کا خیال رکھے گا اور

(۳) وہ منصوبے کے تحت جس حد تک ممکن ہو سکا بجلی کے نظام کو ترقی دینے کی کوشش کرے گا۔

ادارے کے چیئرمین کو غیر ملکی مشیروں کی خدمات حاصل کرنے کا بھی اختیار ہو گا۔ حکومت مغربی پاکستان اور مغربی پاکستان کا بجلی اور پانی کا ترقیاتی ادارہ۔ اس ادارے کو تمام ضروری امداد مہیا کریں گے۔ وزارت خزانہ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایم۔ اے۔ مظہر اس ادارے کے مالیاتی مشیر ہوں گے۔

مسٹر جی معین الدین نے جو آج ہی مشرقی پاکستان کے دورے سے کراچی پہنچے ہیں۔ کل لاہور میں ”انڈس بیسن ایڈوائزری بورڈ“ کے اجلاس میں شرکت کی۔ یہ بورڈ صدر مملکت نے قائم کیا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ نہری تنازعہ کے متعلق حال ہی میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری منصوبہ بندی کرے۔

بورڈ کے اجلاس کی صدارت گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے کی اور اس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ صوبائی محکمہ خزانہ و ترقیات کے سیکرٹریوں اور محکمہ آبپاشی کے چیف انجینئر مسٹر محبوب نے شرکت کی۔

سیلاب کمیشن کے فیصلے

لاہور ۳ جون۔ سیلاب کمیشن کا ایک اجلاس مسٹر ایس اے مجید ایڈیشنل چیف انجینئر (سیلاب) کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ سیلاب کا موسم شروع ہونے سے پہلے شاہدرہ کی بارہ دری کی دائیں جانب ایک چھوٹی نہر تعمیر کی جائے۔ اس سلسلے میں بجلی اور پانی کے ترقیاتی ادارے کے حکام سے درخواست کی جائے گی کہ وہ بجلی کے تار ہٹالیں جو اس نہر کے راستے میں زیر زمین موجود ہیں۔ شاہدرہ پل کے دائیں جانب بیلا زمین کی سطح کو نیچا کرنے کا کام اگلے سال پر ملتوی کر دیا گیا۔ مزید فیصلہ کیا گیا کہ اس جنگل کو جو شاہدرہ پل کے قریب واقع ہے کٹوانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اجلاس میں مختلف محکموں سے درخواست کی گئی کہ وہ بندوں کو مستحکم رکھنے کے سلسلے میں سیکرٹری سیلاب کمیشن کو ہدایات بھیجیں کمیشن کے ارکان سے درخواست کی گئی کہ سیلاب کی روک تھام کے منصوبوں کے بارے میں سرمایہ یا حکومت کی منظوری حاصل کرنے میں انہیں جو مشکلات پیش آتی ہیں انہیں تحریری طور پر پیش کریں تاکہ سیکرٹری سیلاب کمیشن اس بارے میں حکومت سے تصفیہ کر سکیں۔

کمیشن نے ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے ایک منصوبے کی سفارش کی جو صوبے میں بارش اور برف باری کا اندازہ لگانے والے سٹیشنوں کو فروغ دینے سے متعلق ہے۔ اس منصوبے پر کل ایک لاکھ پینتیس ہزار روپے خرچ ہوں گے۔

قانون کمیشن کی رپورٹ

کراچی ۳ جون۔ کل کراچی میں قانونی اصلاحات کمیشن کا اجلاس ختم ہو گیا۔ کمیشن نے پینتیس افراد کے بیانات قلمبند کئے جن میں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر، مسٹر چندریگر اور مسٹر زیڈ ایچ لاری شامل تھے۔ کمیشن کے ارکان کل کوئٹہ روانہ ہو رہے ہیں۔ کمیشن اگلے مہینے اپنے آخری اجلاس میں اپنی رپورٹ مرتب کر کے اسے حکومت کے سامنے پیش کر دے گی۔

معاہدہ بغداد کے اقتصادی سیکرٹری کراچی آئیں گے

کراچی ۳ جون۔ معاہدہ بغداد کے اقتصادی سیکرٹری عنقریب کراچی آئیں گے۔ تاکہ تہران میں اگلے اتوار سے شروع ہونے والے اقتصادی کمیٹی کے اجلاس کے بارے میں حکومت پاکستان سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔ تہران کانفرنس میں معاہدہ بغداد کے تینوں اسلامی ملکوں کی پیداوار کو ترقی دینے ان کی زرعی پیداوار کو معیاری بنانے اور تجارتی سامان گذارنے کی سہولتوں وغیرہ کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

سنگاپور کی کابینہ جمعہ کو حلف اٹھائے گی

سنگاپور ۳ جون سنگاپور کی پیپلز ایکشن پارٹی کے لیڈر مسٹر لی کوان ای نے وزارت بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور توقع ہے کہ نئی کابینہ جمعہ کو حلف اٹھائے گی۔

دعوت ولیمہ

ربوہ ۔۔۔ مورخہ ۲ جون ۱۹۵۹ء بروز منگل ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیو، کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں محلہ دارالصدر غربی کے مقامی عہدیداران اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ ان کی تقریب شادی ہمراہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم راجہ فضل داد صاحب رئیس ڈڈوال ضلع جہلم مورخہ یکم جون کو ہوئی تھی

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵